نمبر ۶۱ | مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۲ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۰ رجب ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس بہاولپور کے مقدمہ میں ۷ دن اپنا بیان دینے کے بعد تشریف لے آئے ہیں۔ مزید بیان کے لئے یکم مارچ ۱۹۳۳ء تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

جناب خان غلام اکبر خان صاحب نواب اکبر یار جنگ حیدر آباد دکن سے تشریف لائے۔

حافظ مبارک احمد صاحب اور مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی سری گوبند پور۔ اور مولوی ظہور حسین صاحب۔ مولوی عطاء الرحمن صاحب اور مولوی دل محمد صاحب روپڑ ایک مناظرہ کے سلسلہ میں بھیجے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کتاب اور سنت کی ضرورت

(فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء)

فرمایا۔ "نبی ہمیشہ دو چیزیں لے کر آتے ہیں۔ کتاب اور سنت۔ ایک خدا کا کلام ہوتا ہے۔ اور دوسرے سنت یعنی اس پر عمل کر کے دکھا دیتے ہیں۔ دنیا کے کام بھی تو بغیر اس کے نہیں چل سکتے دقیق مسائل جو استاد بتاتا ہے۔ پھر اس کو حل کر کے بھی دکھا دیتا ہے۔ پس جیسی کلام اللہ یقینی ہے سنت بھی یقینی ہے۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ اس نے ہم کو صراطِ مستقیم پر کھڑا کر رکھا ہے۔ وہابیوں نے افراط کی۔ قرآن شریف پر حدیث کو قاضی ٹھیرایا۔ اور قرآن کو اس کے سامنے مستغیث کی طرح کھڑا کر دیا۔ اور چکڑالوی نے تفریط کی۔ کہ بالکل ہی حدیث کا انکار کر دیا۔"

(الحکم ۲۴۔ نومبر ۱۹۰۲ء)

اسلامی ممالک کی خبریں

اور

اہم کوائف

ارضِ حرم میں غیر مسلموں کا مخفی داخلہ

ارضِ حرم میں کسی غیر مسلم کا داخلہ ممنوع سمجھا جاتا ہے۔ لیکن بعض مغربی سیاح شوقِ سیاحت سے بھیس بدل کر وہاں پہونچ جاتے ہیں۔ گزشتہ سال دو ایسے سیاح داخل ہوئے۔ جو شناخت کر لئے گئے۔ اور قبائل نے انہیں ہلاک کر دیا۔ اب حکومت حجاز نے یہ اعلان شائع کیا ہے۔ کہ کوئی غیر مسلم خفیہ طور پر ان مقامات میں داخل ہونے کی کوشش نہ کرے اگر کوئی ایسا اقدام کرتا ہوا قتل کر دیا گیا۔ تو حکومت حجاز اس کے قتل کی ذمہ وار نہ ہوگی۔ اور نہ ہی قاتل کو گرفت کی جائے گی۔ ترکی۔ ایرانی اور عراقی سرحدات کے حکام کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ ایسے اشخاص کو داخل نہ ہونے دیں:۔

حجاج کی آسائش کے انتظامات

ام القریٰ راوی ہے۔ کہ حکومت حجاز امسال حج کے سلسلہ میں شاندار انتظامات کر رہی ہے۔ حاجیوں کو ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچانے کا بھی خاص خیال رکھا جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں متعدد سب کمیٹیاں مقرر کر دی گئی ہیں:۔

فلسطین کا آئندہ دستورِ اساسی

بیروت کے جریدہ الندا کا بیان ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے مسئلہ فلسطین کے آخری حل کی سکیم تیار کر لی ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ وہاں ایک جمہوری حکومت قائم کی جائے۔ مجلس مقننہ مسلمانوں یہودیوں۔ اور عیسائیوں کے نمائندوں پر مشتمل ہو۔ جس کے لئے ہر جماعت اپنے نمائندے جداگانہ انتخاب کے ذریعہ تجویز کرے۔ صدرِ جمہوریہ مسلمان۔ صدر اعظم یہودی۔ اور صدر اسمبلی عیسائی ہوگا:۔

شام و عراق کی حدود کا فیصلہ

جمعیۃ اقوام نے ایک اجلاس عام میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ حدود عراق و شام کے قضیہ کا تصفیہ کرنے کے لئے سر جان سائمن کی تجویز کو منظور کرتے ہوئے ایک نیا کمیشن مقرر کر دیا جائے۔ جس میں دونوں حکومتوں کے نمائندے شریک ہوں۔ اور جس کا صدر ایک غیر شخص ہو:۔

عراق میں اجنبی امتیازات کا خاتمہ

فرانس۔ اٹلی۔ بلجیم۔ ہالینڈ اور بولونیا کی حکومتوں نے حکومت عراق کو مطلع کیا ہے۔ کہ عراق میں انہیں اجنبی امتیازات کے جو حقوق حاصل ہیں۔ حکومت عراق سے ان کا کوئی معاوضہ لئے بغیر وہ ان سے دست بردار ہو جائیں گی۔ عراق میں اس فیصلہ پر اظہار مسرت کیا جا رہا ہے:۔

کویت میں برقی روشنی کا انتظام

امیر کویت شیخ احمد جابر نے ایک عراقی کمپنی کو کویت میں بجلی کا کارخانہ قائم کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ ایک دوسری کمپنی کو نہروں کی کھدائی۔ اور آبپاشی کے دیگر ذرائع جاری کرنے کا ٹھیکہ دیا گیا ہے:۔

ترکی حکومت کی عربی سے دشمنی

مصری جرائد راوی ہیں۔ کہ حکومت ترکی نے بارہ اشخاص کو اس جرم میں گرفتار کر کے ۱۵۔۱۵ یوم قید کی سزا دی ہے۔ کہ وہ عربی زبان میں گفتگو کرتے تھے:۔

بغداد اور مدینہ کے مابین موٹر سروس

گزشتہ سال بغداد اور مدینہ کے درمیان موٹر سروس کے اجرا کی جو گفتگو حکومت حجاز و عراق کے درمیان ملتوی ہو گئی تھی۔ حکومت حجاز اسے بہت جلد شروع کر کے عملی طور پر اس سکیم کو جاری کرنا چاہتی ہے:۔

ایران کا جدید بیڑہ

حکومتِ ایران نے حال میں اٹلی سے چھ جہاز خریدے ہیں۔ جو یکم نومبر کو بوشہر پہونچے۔ شاہ ایران نے ۱۲۔ نومبر بوشہر پہونچکر بیڑہ کا ملاحظہ کیا۔ افسرانِ اعلیٰ اطالوی ہیں۔ جن سے ایرانی نوجوان ٹریننگ حاصل کریں گے:۔

ترکی میں تیل کے چشمے

ترکی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ حکومت ترکی نے چار سال سے روسی اور جرمنی انجنیئروں کو تیل کے چشموں کا کھوج لگانے کے لئے متعین کر رکھا تھا۔ اب انہوں نے ایک رپورٹ پیش کی ہے۔ کہ تیل کے چشمے ارض روم میں واقع ہیں۔ اگر ایک زمین دوز نہر تعمیر کر دی جائے۔ تو یہ موصل تک پہونچ سکتے ہیں۔ چنانچہ حکومت ترکی نے اس رپورٹ کے مطابق میزانیہ میں ایک رقم اس غرض کے لئے مخصوص کر دی ہے۔ یہ نہر ارض روم سے بتدریج ازمیر تک نکالی جائے گی:۔

شام کا ہائی کمشنر قسطنطنیہ میں

ترکی اور شامی حدود کی ریلوے لائن کے متعلق حکومت فرانس و ترکی کے درمیان بعض مسائل قابلِ تصفیہ ہیں۔ جن کے متعلق گفتگو کرنے کی غرض سے فرانسیسی ہائی کمشنر متعینہ شام ۱۷۔ اکتوبر کو قسطنطنیہ گیا جہاں سرکاری طور پر اس کا استقبال کیا گیا:۔

امام یمن کی غربا پروری

امام یحییٰ والئے یمن نے ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر کا حکم دیا ہے۔ جس کے ساتھ ایک سکول ہوگا۔ اس میں یتیم بچے اور غربا و مساکین کی اولاد کے لئے تعلیم کا مناسب انتظام ہوگا۔ ان طلباء کے اخراجات حکومت ادا کیا کرے گی:۔

بیت المقدس میں ایک یہودی کی گرفتاری

بیت المقدس کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ ایک یہودی نے اپنے ایک مذہبی تہوار "عید غفران" کے موقعہ پر "براق شریف" کی دیوار کے نیچے کھڑے ہو کر سنکھ بجایا۔ جس سے یہودیوں اور مسلمانوں میں تصادم کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا۔ پولیس نے اس شخص پر مقدمہ چلایا۔ اس نے اعترافِ جرم کیا۔ اور کہا۔ کہ مذہبی طور پر میں ایسا کرنے کا پابند تھا۔ اور کوئی حکومت مجھے اس سے باز نہیں رکھ سکتی۔ عدالت نے اسے اکیس یوم قید کی سزا دی۔ اور حکم دیا ہے۔ کہ رہائی کے بعد یا تو وہ ملک سے نکل جائے۔ اور یا بہیر قانون کی متابعت کرے:۔

کابل میں مزید گرفتاریاں

افغانستان کے مشہور جرنیل غلام نبی خاں کو بغاوت کے الزام میں سزائے موت دینے کی خبر گزشتہ پرچہ میں دی جا چکی ہے۔ تازہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ ان کے بھائی غلام جیلانی خاں۔ اور بعض دیگر اشخاص کو بھی گرفتار کیا گیا ہے:۔

افغانستان کے قبیلہ دری خیل پر فوج کشی

جرنیل غلام نبی خاں کے اشتعال کی وجہ سے چونکہ دری خیل قبیلہ بھی شورش کے آثار ظاہر کر رہا تھا۔ اس لئے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس پر فوج کشی کر کے تمام افراد کو گرفتار اور ان کے اسلحہ جات اور مکانات و جائدادوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے:۔

جماعت ہائے احمدیہ توجہ کریں

جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کے اندراج کے لئے جو رپورٹ فارم بھجوائے گئے تھے۔ وہ بعد اندراج سیکرٹری ترقی اسلام قادیان کو ابھی تک بہت سی جماعتوں کی طرف سے واپس موصول نہیں ہوئے۔ رپورٹ فارم جس قدر جلد ہو سکے۔ واپس بھجوائے جائیں۔ تا جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کی تعداد معلوم کر کے حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ تمام جماعت ہائے احمدیہ اس کام کو بسرعت سرانجام دے کر مجھے شکریہ کا موقعہ دیں گی:۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

گاندھی جی کا چٹان سے ٹکر لگانے کا فیصلہ

اچھوتوں کو صرف ایک مندر میں داخل کرنے کے لئے فاقہ کشی کی دھمکی

گاندھی جی کو اچھوتوں کے متعلق آزادی

حکومت نے بہت اچھا کیا۔ کہ گاندھی جی کو جیل کی چار دیواری میں بند رکھتے ہوئے اچھوتوں کے متعلق اپنے بلند بانگ دعاوی کو عملی شکل دینے۔ اور ان کی ہمدردی و خیر خواہی کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے کے لئے پوری پوری آزادی دے دی۔ اس سے ایک طرف تو اچھوتوں کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ گاندھی جی ان کی بہتری اور بھلائی کی آڑ میں جو کچھ کہتے ہیں۔ اس میں کہاں تک حقیقت پائی جاتی ہے۔ اور دوسری طرف خود گاندھی جی پر واضح ہو جائے گا۔ کہ اچھوتوں کے متعلق ہندوؤں کے جذبات اور احساسات کا جو اندازہ انہوں نے لگایا ہے۔ وہ کس قدر غلط اور کتنا بے بنیاد ہے۔ اور اچھوتوں کو پھانسنے کے لئے ان کی ہر ایک تجویز کو خواہ وہ اچھوتوں کے مفاد کے لحاظ سے کتنی ہی بے حقیقت اور غیر مفید کیوں نہ ہو۔ کیسی نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے۔ اور اسے اپنے مذہبی احکام اور صدیوں کے عمل کے خلاف قرار دیتے ہوئے ناکام بنانے کے لئے کس زور شور سے مقابلہ کرتے ہیں۔

فاقہ کشی کی دھمکی

معلوم ہوتا ہے۔ قوتِ عمل سے محروم ہو جانے۔ اور اپنے آپ کو چراغ سحری سمجھ لینے کی وجہ سے گاندھی جی کے پیش نظر اب صرف ایک ہی بات رہ گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ کسی کے سر چڑھ کر جان دے دیں پچھلے دنوں انہوں نے یہ مقصد حکومت برطانیہ کے وزیر اعظم کا نام لے کر حاصل کرنا چاہا تھا۔ اور فاقہ کشی شروع کر دی تھی۔ اس وقت ان کے ہوا خواہوں نے اچھوت اقوام کے ان سیاسی مطالبات کے آگے سر تسلیم خم کر کے جنہیں ایک وقت گاندھی جی سننے کے لئے بھی تیار نہ تھے۔ ان کی جان بچالی۔ لیکن اب انہوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ مالابار کے ایک مشہور مندر گورو آیور کے دروازے اگر یکم جنوری ۱۹۳۳ء تک اچھوت اقوام کے لوگوں کے لئے نہ کھول دیئے گئے۔ اور ان کو اس مندر میں داخل ہونے کی پوری اجازت نہ دے دی گئی۔ تو وہ پھر فاقہ کشی شروع کر دیں گے۔

چھوت چھات کا قلعہ

قطع نظر اس سے کہ صرف مالابار کے ایک مندر کے دروازے اچھوتوں پر کھل جانے سے انہیں کونسا عظیم الشان فائدہ حاصل ہو سکیگا۔ جبکہ ہندوستان کے ہزار ہا مندر ان کے لئے پہلے کی طرح ہی بند رہیں گے۔ اور قطع نظر اس سے کہ اچھوت اقوام مندروں میں داخلہ کی اجازت مل جانے کو کوئی وقعت دینے کے لئے تیار بھی ہیں۔ یا نہیں۔ یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ صدیوں کے جس طریق عمل کو منسوخ کرانے کے لئے گاندھی جی نے خودکشی کرنے کی دھمکی دی ہے۔ اور کہدیا ہے۔ کہ "اگر عام ہندو واقعی چھوت چھات کو ٹھیک سمجھتے ہیں۔ تو پھر میرے جیسے آدمیوں کے لئے اپنی جانوں کو اپنے عقیدوں پر قربان کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔" (پرتاپ ۱۰۔ نومبر) وہ کس قدر پختگی اور مضبوطی کے ساتھ ہندوؤں میں قائم ہے۔ "ملاپ" (۸۔ نومبر) کے الفاظ میں "چھوت چھات کا رواج ایک ایسا قلعہ ہے۔ جو صدیوں سے گر نہیں سکا۔ اس کی سنگلاخ دیواریں۔ اس کی مضبوطی۔ اس کی پختگی خوفناک طور پر بڑی زبردست ہے۔"

اچھوتوں کے متعلق تفصیلی احکام

یہ تو نہایت مجمل سا اشارہ ہے۔ اس کی کسی قدر تفصیل بھی "ملاپ" ہی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔ مالابار کا ہاں اسی مالابار کا ذکر کرتا ہوا جہاں کے ایک مندر میں اچھوت اقوام کے لوگوں کو داخل کرنے کے لئے گاندھی جی نے فاقہ کشی کرنے کی دھمکی دی ہے۔ لکھتا ہے:۔

"جس محلہ میں نمبودری براہمن آباد ہوں۔ اس کی گلی یا بازار میں بھی تھیہ جاتی کا آدمی نہیں جا سکتا۔ لیکن اگر تھیہ جاتی کا کوئی آدمی مسلمان یا عیسائی ہو جائے۔ تو وہ بغیر کسی روک ٹوک کے نمبودریوں کے مکانات اور محلوں میں جا سکتا ہے۔ مالابار کے سب سے بڑے شہر کالی کٹ کے کئی محلوں کی یہ حالت ہے۔ کہ وہاں عیسائی بھنگی تو جا سکتے ہیں۔ لیکن ہندو بھنگی وہاں قدم نہیں رکھ سکتے۔ وہاں چھوت چھات کی دو قسمیں ہیں ایک تو چھونے سے چھوت ہو جانا۔ اور ایک نگاہ پڑنے سے دور ہی سے چھوت ہو جانا۔ دور کی چھوت کے متعلق وہاں خاص قواعد ہیں۔ خاص خاص جاتوں کے لئے مقررہ فاصلہ ہے۔ چنانچہ نائیاڈی ہندوؤں کو حکم ہے کہ وہ نمبودری براہمنوں سے بہتر فٹ کے فاصلہ پر رہیں۔ اگر فاصلہ اکہتر فٹ ہو جائے۔ تو چھوت ہو جاتی ہے۔ پلیا اچھوت کو حکم ہے۔ کہ چونسٹھ فٹ کے فاصلہ پر رہے۔ کنی سن اچھوت کے لئے چھتیس فٹ کے فاصلے پر رہنے کی آگیا ہے۔ مکودن کے لئے چوبیس فٹ ہیں۔ اور تھیوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ کہ وہ براہمنوں سے چوبیس فٹ کے فاصلہ پر رہے۔"

اچھوت ہر حال میں اچھوت ہیں

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ جن اقوام کو ہندو دھرم نے اچھوت قرار دے رکھا ہے۔ اور سوائے نمبودری برہمنوں کے سب کو اچھوت کہا جاتا ہے۔ ان کے متعلق کیسے تفصیلی احکام جاری کر رکھے ہیں۔ ان احکام کی وجہ یہ نہیں ہے۔ کہ ان لوگوں میں "گندی عادات" پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ گاندھی جی نے اپنے ایک حال کے اعلان میں لکھا ہے۔ کہ "پیشتر اس کے کہ ہریجن (اچھوت) اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کے مساوی درجہ حاصل کریں۔ انہیں اس بات کے قابل بننا چاہیئے۔ اور اپنی گندی عادات کو ترک کر دینا چاہیئے۔" (پرتاپ ۹ر اکتوبر) بلکہ اعلےٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور مہذب لوگوں کے متعلق بھی انہی احکام کا نفاذ کیا جاتا ہے چنانچہ "ملاپ" (۹۔ نومبر) لکھتا ہے:۔

"تھیہ جاتی جو اچھوت سمجھی جاتی ہے۔ بہت ترقی کر رہی ہے وکیل، بیرسٹر، جج، دوکاندار۔ اور سوداگر بڑی تعداد میں تھیہ ہی ہیں لیکن ان کے ساتھ سلوک کیا ہوتا ہے۔ اس کے متعلق ایک مقدمہ کا ذکر کرنا ضروری ہوگا۔ جو کالی کٹ کے مجسٹریٹ کی عدالت میں ہوا۔ مقدمہ تھیہ جاتی کے ڈاکٹر چوتی پر ہوا۔ جو مسٹر سنکرن آئر کی بیمار ماں کو دیکھنے کے لئے ان کے مکان پر گیا۔ مسٹر آئر کے مکان کے راستہ میں ایک تالاب تھا۔ اور راستہ اسی کے اوپر سے ہو کر گزرتا تھا۔ ڈاکٹر چوتی پر الزام یہ تھا۔ کہ اس نے تھیہ جاتی کا اچھوت ہوتے ہوئے اس تالاب کے کنارے سے گزرنے کی کیوں جرأت کی۔ کیونکہ ایسا کرنے سے سارا تالاب اپوتر (ناپاک) ہو گیا ہے۔ اور اب براہمن اس میں نہا نہیں سکتے اس مقدمہ میں مدراس ہائی کورٹ کے ایک معزز وکیل بطور گواہ پیش ہوئے اور انہوں نے یہ کہا۔ کہ ایک عیسائی یا مسلمان تو اس تالاب کے کنارے چل سکتا ہے۔ لیکن تھیہ ہندو نہیں چل سکتا۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں کے نزدیک جو قومیں اچھوت ہیں

وُہ "گندی عادات" کی وجہ سے اچھوت نہیں۔ بلکہ ہندو دھرم نے انہیں ہر حال میں اچھوت قرار دیا ہے۔ خواہ وُہ کیسی ترقی یافتہ اور مہذب کیوں نہ ہوں۔ اور ہندو اپنے مذہبی احکام کی بناء پر مجبور ہیں۔ کہ جب تک ان اقوام کے لوگ مسلمان یا عیسائی نہ ہو جائیں۔ ان کے ساتھ اچھوتوں کا سا سلوک روا رکھیں ؎

دیہاتی علاقہ کا حال

اوپر جو کچھ مذکور ہوا۔ یہ تو علاقہ مالابار کے شہروں کی حالت ہے جن میں بسنے والے لوگ تعلیم یافتہ اور مہذب خیال کئے جاتے ہیں۔ اب ذرا دیہاتی علاقہ کا حال بھی سُن لیجئے۔ "ملاپ" لکھتا ہے :-

"مالابار کے دیہاتی علاقہ میں یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ رات کو جب یہ اچھوت گھر سے باہر نکلتے ہیں۔ تو مشعل ہاتھ میں لے کر نکلتے ہیں۔ اور ساتھ شور مچاتے جاتے ہیں۔ جب اس کی وجہ دریافت کی گئی۔ تو پتہ لگا۔ کہ یہ مشعل اور شور اس لئے ہے۔ تاکہ برہمنوں کو پتہ لگ جائے۔ کہ کوئی اچھوت آ رہا ہے۔ اور وُہ چھوت سے بچ سکے۔ مالابار میں کئی بڑے بڑے مندروں کے ارد گرد سڑکیں ہیں۔ اور پھر ان سڑکوں پر بازار ہیں۔ ان بازاروں اور دوکانوں نیز سڑکوں پر کوئی اچھوت نہیں جا سکتا مندر کے قریب یا مندر کے اندر جانا تو دُور کی بات ہے۔ یہ چھوت چھات کا بھوت مالابار میں اونچی ذات والوں کے سر پر کتنا سوار ہے ایک اور مثال سے زیادہ روشن ہو جائے گا۔ اگر ایک طرف سے اچھوت آ رہا ہو۔ اور دُوسری طرف سے کوئی برہمن۔ اور برہمن نے اچھوت سے کچھ دریافت کرنا ہو۔ تو اچھوت مقررہ فاصلہ پر کھڑا ہو جائے گا۔ اور برہمن اپنے اور اچھوت کے درمیان کوئی اینٹ پتھر۔ مٹی کا ڈھیلا یا اپنا جوتا ہی رکھ لے گا۔ اور پھر اس جُوتے کی طرف مخاطب ہو کر پوچھیگا کیا تم نے میرا لڑکا ادھر سے جاتا دیکھا ہے۔ اور اچھوت بھی جوتے ہی کو مخاطب کر کے اس کا جواب دے دیگا۔ گویا انسان سے بات چیت نہیں کی جا سکتی۔ ہاں مٹی کے ڈھیلے سے اور چمڑے کے جوتے سے گفتگو ہو سکتی ہے۔ یہ وہاں کے چھوت چھات کی مختصر سی تصویر ہے"

ہندو دھرم کو چیلنج

اس تصویر سے ظاہر ہے۔ کہ یہ چھوت چھات راسخ الاعتقاد ہندوؤں کے نزدیک کوئی معمولی چیز نہیں۔ اس پر وُہ اپنے مذہب کا دارومدار سمجھتے ہیں۔ اور اس کی پابندی اپنے لئے فرض قرار دیتے ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو ناممکن تھا۔ کہ اس وقت تک اتنی احتیاط اور ایسے انتظام کے ساتھ اس کا رواج پایا جاتا۔ اب اگر گاندھی جی یہ چاہیں۔ کہ صدیوں کے اس رواج کو جس کی بناء مذہبی احکام پر قائم ہے۔ ایک آن کی آن میں جادُو کی چھڑی سے درہم برہم کر دیں۔ اور نہ صرف اچھوت اقوام کو ہندوؤں کے قریب پہنچنے مندروں کے پاس کے بازاروں میں جانے۔ اور مندروں کی سڑکوں پر چلنے کی کھُلی اجازت دلا دیں۔ بلکہ انہیں مندروں کے اندر داخل کر دیں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ یہ ہندو دھرم کو اتنا بڑا چیلنج ہے۔ جسے راسخ الاعتقاد ہندو نظر انداز نہ کر سکینگے۔

خوفناک خطرہ

یہ خطرہ گاندھی جی کے حامیوں کو ابھی سے نہایت خوفناک صُورت میں نظر آ رہا ہے۔ چنانچہ "ملاپ" لکھتا ہے :-

"جو باتیں مالابار میں چھوت چھات کے متعلق پائی جاتی ہیں۔ ان کا عشر عشیر بھی ہندوستان کے باقی صوبوں میں نہیں ہے۔ اور جب پنجاب ہی میں راولپنڈی۔ اور امرتسر کے سناتن دھرمی اپنے مندروں کے دروازے اچھوتوں کے لئے کھولنے کے لئے تیار نہیں۔ تو مالابار کس طرح تیار ہو سکے گا۔ میں نے مالابار کو دیکھا ہے۔ وہاں کے برہمنوں اور اچھوتوں کو بھی دیکھا ہے۔ مندر بھی دیکھے ہیں اور اس کٹھن سمسیا کو بھیانک خوفناک شکل میں بھی دیکھا ہے۔ میرا دل کانپ جاتا ہے۔ جب میں یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ مہاتما گاندھی نے کس چٹان سے ٹکر لگانے کا فیصلہ کیا ہے"

یہ خطرہ بلاوجہ نہیں۔ اچھوت اقوام کے متعلق ہندوؤں میں جو طریق عمل صدیوں سے رائج ہے۔ جسے ہندو دھرم کا ضروری حصہ قرار دیا جاتا ہے۔ اور جس کی بناء مذہبی اعتقادات پر ہے۔ اُسے درہم برہم کرنے کے لئے عقلی و نقلی دلائل سے کام لینے کی بجائے فاقہ کشی کی دھمکی سے کام لینا۔ لوگوں کے قلوب سے معقولیت کے ساتھ سابقہ خیالات کو نکالنے کی بجائے جان دے دینے کا ارادہ کر لینا یقیناً اپنے آپ کو موت کے مونہہ میں دھکیلنا ہے ؎

گاندھی جی کی غلط فہمی

گاندھی جی نہ معلُوم کیوں اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ اپنے مذہبی احکام اور اپنے اسلاف کے صدیوں کے طریق عمل کا احترام کرنے والے ہندوؤں سے اپنی مرضی منوانے کے لئے اُن کا صرف یہ کہہ دینا ہی کافی ہے۔ کہ پرماتما نے ان کو ایسا حکم دیا ہے۔ اگلے پرچہ میں انشاء اللہ ہم بتائیں گے۔ کہ گاندھی جی کے اس بے بنیاد ادعا کو ہندو کچھ وقعت دینے کے لئے تیار نہیں۔ وُہ اپنے دھرم کی حفاظت گاندھی جی کی جان سے زیادہ ضروری سمجھتے ہیں۔ اور اس کے لئے ان میں پُورا جوش پایا جاتا ہے ؎

بابا نانک رح جی اور آریہ

سکھوں کے سب سے بڑے گُورو بابا نانک رح کے متعلق بانی آریہ سماج نے اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں جسے آریہ سماجی ویدوں کے قریب قریب کا درجہ دیتے ہیں۔ جو دُرشت کلامی کی۔ اور جس قدر نامہذب الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وُہ نہایت ہی افسوسناک ہیں۔ بے علم۔ بڑائی۔ عزت اور شہرت کی خواہش رکھنے والا۔ خود پسند۔ عزت و شہرت کے لئے ریاکاری سے کام لینے والا۔ وغیرہ وغیرہ کہنے سے دریغ نہیں کیا۔ سکھوں کی مقدس مذہبی کتاب گرنتھ صاحب کو گپوڑے اور جھوٹی کہانیوں کا مجمُوعہ قرار دیا ہے۔ اور سکھوں کو اس لئے بت پرست بتایا ہے۔ کہ وُہ گرنتھ صاحب کے سامنے سر جھُکاتے ہیں ؎

جن لوگوں کو ان کے "رشی" نے سکھوں کے متعلق یہ تعلیم دی ہو۔ اور جو اس تعلیم کو درست بھی سمجھتے ہوں۔ ان کی طرف سے اگر بابا نانک رح کی تعریف و توصیف میں کچھ لکھا جائے۔ تو اسے ریاکاری اور مطلب پرستی کے سوا کیا کہا جائے گا۔

"ملاپ" (۱۳۔ نومبر) نے "گُورو نانک دیو" کے عنوان سے لکھا ہے :-

"ہر طرف جھوٹ ہی جھوٹ کا دَور دَورہ تھا۔ ایشور وشواس اڑ چکا تھا۔ پربھو بھگتی مٹ چکی تھی۔ ڈھونگ اور اڈنبر رہ گئے تھے۔ دھرم کے نام پر اتیاچار ہوتے تھے۔ مندر بدمعاشی کے اڈے بن گئے تھے۔ تباہی ہی تباہی چاروں طرف سے نظر آتی تھی۔ گورو نانک دیو نے ایسے خوفناک زمانہ میں جنم لے کر ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کو راہ راست پر چلنے کی ہدایت کی۔ گورو نانک دیو کے جیون میں ہر انسان کے لئے ہدایات موجود ہیں۔ اور ہر قسم کے اسباق موجود ہیں"

اگر یہ الفاظ محض بناوٹ اور ریاکاری کے طور پر نہیں لکھے گئے۔ بلکہ آریہ بابا نانک رح جی کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ تو کیا وُہ "ستیارتھ پرکاش" کے ان نازیبا الزامات پر خطِ تنسیخ کھینچنے کے لئے تیار ہیں۔ اور جن کی طرف مختصراً ہم نے اشارہ کیا ہے۔ یا کم از کم انہیں علی الاعلان غلط اور نادرست کہنے کے لئے آمادہ ہیں۔ اگر نہیں تو کس طرح سمجھ لیا جائے۔ کہ وُہ شخص جسے آریہ سماج کے بانی نے جاہل۔ شہرت پسند۔ ریاکار۔ وغیرہ قرار دیا ہے۔ اسے آریہ صحیح طور پر قابلِ تعریف سمجھتے ہیں ؎

ہندو اور سکھ وزیر کا پیدا کردہ عجیب مخمصہ

ہندو اور سکھ وزیر کے جو مطالبات زر پنجاب کونسل میں مسترد ہو چکے ہیں۔ ان کے متعلق خیال کیا جاتا تھا۔ کہ گورنر پنجاب اپنے خاص اختیارات سے ان کی منظوری دے دینگے۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بات اتنی آسان نہیں۔ جتنی ہندو پریس نے ظاہر کی ہے۔ کیونکہ گورنر محکہ جات منتقلہ کے ایسے مطالبات جنہیں کونسل رد کر دے۔ از رُوئے قانون منظور نہیں کر سکتے۔ اس وجہ سے اس معاملہ کو "عجیب مخمصہ" قرار دیا جا رہا۔ اور سیاسی حلقوں میں اس کے متعلق کئی قسم کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ مگر یہ ساری الجھن محض اس لئے ہے۔ کہ ہندو اور سکھ وزیر کونسل میں اپنا اعتماد بالکل کھو دینے کے باوجود اپنے عہدوں پر قائم ہیں۔ حالانکہ دیانت۔ غیرت اور خود داری کے علاوہ آئینی طریق عمل بھی ان سے مطالبہ کر رہا ہے۔ کہ انہیں ایک لمحہ کے لئے کونسل میں نہیں رہنا چاہیئے۔ جب کونسل سے واک آؤٹ کر جانیوالوں کو حق بجانب قرار دیتے ہیں ... تو پھر کیوں نہیں وہ عہدوں سے استعفا دے دیں ؎

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

قرآن مجید اور قواعد نحویہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبنی بر حقیقت بیان

زبان عربی کی وسعت کا تقاضا

قرآن مجید خدا کا کلام ہے۔ اور قواعد صرف و نحو انسانی جدوجہد کا نتیجہ۔ اس لئے عقلمند کی نظر میں یہ امر محل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی ایک آدھ جگہ یا چند مقامات پر قرآنی آیات عام قواعد نحو وغیرہ سے مختلف ہوں۔ ایسا ہونا نہ صرف بعید نہیں۔ بلکہ ضروری ہے۔ کیونکہ عربی زبان کی وسعت کے مدنظر کوئی شخص یہ دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ کہ میں نے اس زبان پر کامل احاطہ کر لیا ہے۔ اور اس کے جملہ قواعد اور شذوذ پر حاوی ہو گیا ہوں۔ قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کا انتہائی درجہ پر ہونا۔ اور اہل زبان اور صنادید عرب اور بلغاء زبان کا اسے تسلیم کر لینا اس بات کی پختہ شہادت ہے۔ کہ اس میں لغوی و معنوی طور پر کوئی سقم نہیں لبید بن ربیعہ ایسا قادر الکلام داخل اسلام ہوتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس سے شعر سننے کی فرمائش کرتے ہیں۔ وہ سورہ بقرہ پڑھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ماکنت لاقول شعرًا اذ علمنی اللہ سورۃ البقرۃ اندریں حالات کسی نحوی کے قول کی بناء پر جس کا سرمایہ قواعد صرف چند روزہ کد و کاوش ہو۔ قرآن مجید میں نحوی یا صرفی غلطی بتانا بالکل ناروا بلکہ ظلم ہے ؀

مروجہ قواعد نحو کے خلاف مثال

پس قرآن مجید میں کوئی غلطی نہیں۔ لیکن یہ امر واقع ہے۔ کہ قرآن مجید میں کئی مثالیں مروجہ قواعد نحو کے خلاف موجود ہیں۔ وہ غلطی نہیں بلکہ قرآن مجید کے نازل کرنے والے خدا کے غیر محدود علم کا ایک کرشمہ ہیں۔ کیونکہ انسان جلد یا بدیر ان مثالوں کی بعض نظیر کسی گزشتہ زمانہ یا کسی خاص قوم میں پا لیتے ہیں۔ اور درحقیقت یہ امر بذات خود قرآن مجید کا ایک معجزہ ہے۔ انہی مثالوں میں سے اللہ تعالےٰ کا قول انّ ھذان لساحران (طٰہٰ) بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود کا ایک حوالہ

پادری ایس ایم پال نے جنہیں مولوی ثناء اللہ امرتسری عزیز برادر پادری لکھا کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی اس ترکیب پر اعتراض کیا۔ اور اسے خلاف فصاحت قرار دیا جو کہ ان کی محدود واقفیت کا نتیجہ ہے۔ پادری صاحب نے اس جگہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل عبارت بھی نقل کی ہے۔ کہ

"یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض جگہ خدا تعالےٰ انسانی محاورات کا پابند نہیں ہوتا۔ یا کسی اور زمانہ کے متروکہ محاورہ کو اختیار کرتا ہے۔ اور یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ وہ بعض جگہ انسانی گریمر یعنے صرف و نحو کے ماتحت نہیں چلتا۔ اس کی نظیریں قرآن شریف میں بہت پائی جاتی ہیں۔ مثلاً یہ آیت انّ ھذان لساحران انسانی نحو کی رو سے ان ھذین چاہیئے" (حقیقۃ الوحی ص ۳۰۴)

ایک پادری کا غلط اعتراض

ان سطور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی آیت انّ ھذان لساحران کو غلط یا فصاحت سے گری ہوئی۔ اور بلاغت کے خلاف نہیں بتایا۔ بلکہ یہ دکھایا کہ قرآن مجید خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ اس لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ انسانی نحو کے ماتحت چلے اور جبکہ یہ معلوم ہے۔ کہ نحو کے قواعد نزول قرآن پاک کے بعد مرتب کئے گئے۔ تو اس بیان میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں۔ ہاں وہ مواقع بھی داخل فصاحت ہوتے ہیں۔ کیونکہ یا تو جدید محاورہ ہوتے ہیں۔ یا متروکہ صحیحہ محاورہ کا اعادہ ہوتے ہیں۔ اور میں نہیں سمجھتا۔ کہ ایک نادان بچہ بھی اس کا انکار کر سکے۔ کہ زبان میں جدت اور نئے محاورات کی ایجاد کا حق جب انسانوں کو ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کو جو زبان کا اصلی خالق ہے۔ یہ حق بدرجہ اولیٰ ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ امرؤ القیس ایسے گندے شاعر کے کلام کو جہاں پر وہ عام قواعد نحویہ سے ٹکراتا ہے۔ استشہاد کے طور پر صحیح اور فصیح قرار دیا جائے۔ مگر قرآن مجید کی ایک ترکیب کو محض اس لئے غلط سمجھا جائے کہ نحاۃ کے عام قاعدہ کے خلاف نظر آتی ہے۔ یقیناً ایسا اعتراض معترض کی تنگ چشمی۔ کم علمی۔ بلکہ عناد کا کھلا کھلا ثبوت ہے۔ اور ایک پادری سے اس سے زیادہ کی ہمیں توقع بھی کب ہو سکتی ہے؟

مولوی ثناء اللہ کا غلط جواب

پادری ایس۔ ایم پال کے اعتراض مذکورہ پر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جو علوم مدونہ کا اپنے آپ کو واحد اجارہ دار سمجھتے ہیں۔ اور اپنے اہالی وموالی لوگوں سے "جامع المنقولات والمعقولات" لکھوا کر خوش ہو رہے ہیں۔ لکھتے ہیں:۔

"افسوس ہے۔ کہ آج ہم اپنے عزیز برادر پادری سلطان محمد خان کے قلم سے بھی ایسے اعتراض سنتے ہیں جن کو سن کر ہمیں بلحاظ تصدیق قرآن مسرت ہوتی ہے۔ سنئے ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ پادری صاحب نے علم نحو میں کافیہ نہیں پڑھا ہوگا۔ ضرور پڑھا ہوگا۔ مگر قرآن پر اعتراض کرنے کے وقت کافیہ کیا۔ ہر ایک فن سے ذہول ہو جانا لازمی ہے۔ جیسے عشق میں جنون۔ کافیہ میں انّ کی بحث میں لکھا ہے۔ تخفف المکسورۃ ویلزمھا اللام ویجوز الغاؤھا یعنے انّ مکسورہ مخفف کیا جاتا ہے۔ تو اس کی خبر میں لام کا آنا ضروری ہے۔ اور اس کو بےعمل قرار دینا جائز ہے۔ پادری صاحب! اس قانون کے مطابق اِن ھذان لساحران" بالکل صحیح ہے"

(اہلحدیث ۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء)

ہمیں کوئی ضرورت نہیں تھی۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے جوابات کے نقائص ظاہر کریں۔ جو وہ اپنے "عزیز برادر پادری" کو دے رہے ہیں۔ اور ہم نہیں چاہتے تھے۔ کہ اس مرحلہ پر بھی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی علمی پردہ دری ہو۔ لیکن چونکہ انہوں نے یہ جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متذکرۃ الصدر بیان پر بھی طنزاً لکھا ہے۔ کہ

"مرزا صاحب اپنے الہام کو داغ غلطی سے بچانے کے لئے قرآن شریف کو اس کے ہمرنگ بنا کر خوش ہوئے"

اس لئے سب سے اول تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید میں غلطی نہیں بتائی اور اگر حضرت اقدس علیہ السلام کا الہام قرآن مجید کے ہمرنگ ہو تو کونسا مسلم ہے۔ جو اس الہام کو "داغ غلطی" سے محفوظ نہ مانیگا۔ الا من سفہ نفسہ۔ آیئے اب مولوی ثناء اللہ صاحب کے جواب کی حقیقت جس کی بناء کافیہ کی عبارت پر ہے۔ معلوم کریں۔ یاد رہے۔ کہ اِن کی دو قسمیں ہیں۔ انّ مشددہ۔ اِن مخففہ کافیہ کی عبارت میں اِن مخففہ کے غیر عامل بنانے کا جواب مذکور ہے۔ لیکن آیت قرآنی پر جو اعتراض از روئے نحو کیا جاتا ہے۔ وہ اِن کے مخففہ ہونے کی صورت میں نہیں بلکہ انّ مشددہ کی حالت میں ہے۔ اور اس کے متعلق کافیہ کی عبارت میں ذکر نہیں۔ ممکن ہے۔ کہ "پیر سیالکوٹی" کے ممدوح امرتسری اس جگہ کہدیں۔ کہ ہمارے سامنے تو اِن ھذان لساحران والی قراءت ہی موجود ہے۔ اور اس کے رو سے ہمارا جواب درست ہے۔ میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ حفص بن عاصم کی یہ قراءت شاذہ ہے۔ امام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ اس قسم کی چھ قراءتوں کا ذکر کر کے جن میں سے تیسرے درجہ پر اِنْ ھذان لساحران والی قراءت ہے لکھتے ہیں:۔

"هذه هی القرأت المشاذة المذكورة فی هذه الآية واعلم ان المحققين قالوا هذه القرأت لا یجوز تصحیحها لانها منقولة بطريق الاحاد والقرأن يجب ان يكون منقولاً بالمتواتر" (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۴۸)

یعنے یہ سب قرائتیں شاذہ ہیں۔ جو اس آیت میں ذکر کی گئی ہیں۔ اور یاد رکھو۔ کہ محققین کا یہی قول ہے۔ کہ ان قرأتوں کی صحت ماننا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ روایات احاد سے مروی ہیں۔ اور قرآن مجید کا منقول متواتر ہونا ضروری ہے۔

اس آیت میں اصل قرأت مشہورہ انّ ھذان لساحرٰن ہے۔ (کبیر جلد ۶ صفحہ ۴۸)

پس اس صورت میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو جواب دیا ہے۔ اور جس کی بناء پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان کی تغلیط کرنی چاہی ہے۔ وہ حقیقی جواب نہیں۔ بلکہ اصل جواب وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا۔ اور اس سے پادری پال صاحب کا اعتراض غلط ہو جاتا ہے۔ چنانچہ امام رازی نے اس اعتراض کے جو پانچ جواب نقل کئے ہیں۔ ان میں سے پہلا جسے امام صاحب مذکور نے قوی ترین جواب بتایا ہے یہ ہے۔ کہ "ان ھذہ لغۃ لبعض العرب" کہ یہ بھی بعض قبائل عرب کا طریق کلام ہے۔ پھر اس کی مثالیں علماء نحو وادب کی زبانی نقل کی ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ ان ھذان لساحران کو غلط اور خلاف بلاغت بتانا نادانی اور "عربی لیاقت سے محرومی" کی دلیل ہے۔ جیساکہ اس کے جواب میں کافیہ کی عبارت پیش کرنا بچوں کی سی بات ہے۔ ہاں اصل جواب وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ اور یہ بیان علماء کہلانے والوں کے لئے ایک کاری ضرب ہے۔ اے کاش وہ سمجھیں۔

خاکسار ابوالعطاء، اللہ دتا جالندہری۔

انصار اللہ توجہ کریں

جماعتہائے احمدیہ کے انصار اللہ کی کارکردگی کے اندراج کے لئے دفتر ہذا نے اب ایک جدید انتظام کیا ہے۔ جس کے ماتحت تمام انصار اللہ کا ماہواری سہ ماہی اور سالانہ گوشوارہ تیار کیا جائیگا۔ اور ان کی کارکردگی کی رپورٹ حضرت اقدس کی خدمت میں بھی پیش کی جائے گی۔ بذریعہ اعلان ہذا تمام انصار اللہ سکرٹریان تبلیغ انسپکٹران تبلیغ اور نائب مہتمان تبلیغ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی ماہواری رپورٹ باقاعدہ ارسال کیا کریں۔ اور جن جماعتوں کے پاس رپورٹ فارم نہ ہوں۔ وہ جلد منگالیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بائیبل کے چارسو نبی

اہلحدیث کی کذب بیانی

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک حوالہ

اخبار اہلحدیث امرتسر ۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء میں ایک مضمون بعنوان "مرزا صاحب قادیانی بحیثیت ایک مصنف کے" شائع ہوا ہے جس کی بناء سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فقرات ذیل پر رکھی گئی ہے جو حضور نے تحریر فرمایا ہے۔

"بائیبل میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے چار سو نبی نے ایک بادشاہ کی فتح کی خبر دی۔ اور وہ غلط نکلی" (اہلحدیث مذکور)

اہلحدیث کا اعتراض

مضمون نگار نے اس عبارت کو اپنی جبلی سرشت کے مطابق "تحریر پر تزویر" "بدترین خیانت" "دجل" اور "غضب کا بم" قرار دیا ہے۔ اہلحدیث کا اعتراض اسی کے الفاظ میں یہ ہے۔

"مرزا صاحب نے اس جگہ دجل سے کام لے کر اس مقام کی پہلی عبارت جس سے ان نبیوں کا کافر ہونا ظاہر ہوتا ہے نقل نہیں کی۔ بائیبل میں یہ واقعہ یوں مرقوم ہے

"شاہ بنی اسرائیل مسمی اخی کو اس کی کافرہ بیوی مسماۃ ایزبل نے بت پرستی کی طرف مائل کیا۔ چنانچہ اس نے بعل بت کی پرستش شروع کی۔ اس بت ناپاک کی حاضری میں چارسو پجاری جو بعل بت کے نبی کہلاتے تھے۔ رہتے۔ اور چار سو اشخاص بھی جو نبی کہلاتے تھے۔ ملکہ کی حاضری میں رہتے۔ مقدم الذکر ۴۵۰ پجاری تو حضرت ایلیاہ نے قتل کروا دیئے۔ بقایا چار سو نے ایک موقعہ پر جبکہ بادشاہ نے ان سے ایک جنگ کے متعلق دریافت کیا۔ بادشاہ کی فتح کی خبر دی۔ ان کے خلاف حضرت میکایاہ نبی اللہ نے بادشاہ کی وفات کی پیشگوئی فرمائی۔ اور ان کافر نبیوں کی خبر کے متعلق کہا۔ کہ خدا نے بادشاہ کو ہلاک کرنے کے لئے ایک بدروح کے ذریعہ ان کو فتح کی خبر دی ہے۔ چنانچہ جو کچھ جناب میکایاہ نے فرمایا تھا۔ وہی ظاہر ہوا۔ کہ بادشاہ اسی جنگ میں مارا گیا" (سلاطین اول باب ۱۶ آیت ۱۹ سے آخر تک)

ناظرین کرام یہ ہے بائیبل کے اس مقام کا اصل مضمون جسے مرزا صاحب نے کیا کا کیا بنا کر ظاہر کیا۔ کیا مرزا صاحب کا یہ فعل یحرفون الکلم عن مواضعہ سے کم ہے۔؟ آہ بائیبل کے بیان سے تو ظاہر ہے۔ کہ کافر بت پرست اپنی شیطانی خبر میں کاذب نکلے۔ بحالیکہ ان کی تعداد چار سو تھی" (اہلحدیث ۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء)

کذب صریح

مضمون نویس نے اس بیان میں افتراء و بہتان کے علاوہ کذب و تحریف سے بھی کام لیا ہے۔ جو ادنیٰ واضح ہو۔ کہ:

سلاطین اول باب ۱۶ کی طرف مضمون نویس نے جو بیان "اصل مضمون" کہکر اور علامت خطوط "————" میں ذکر کیا ہے۔ یہ بیان ہرگز اس سارے باب میں موجود نہیں۔ بعض کے طور پر بھی اس باب میں نہ چارسو نبیوں کا ذکر۔ نہ بعل کے پجاریوں کا بیان۔ نہ ایلیاہ کے انہیں قتل کرنے کا قصہ۔ اور نہ ہی میکایاہ کا مکالمہ مذکور ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ یا تو بغیر کتاب دیکھے مضمون لکھا گیا ہے۔ اور یا پھر کذب بیانی کی عادت کا تقاضا پورا کیا ہے۔

کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

حضرت مسیح موعودؑ نے کونسا حوالہ پیش کیا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بائیبل کے چارسو نبیوں والے قصہ کو متعدد کتب میں ذکر فرمایا ہے۔ "ضرورۃ الامام" میں ان نبیوں کے الہام کو شیطانی الہام قرار دیا ہے۔ (صفحہ ۱۷) اور ازالہ اوہام میں ان کے جھوٹے ہونے کا ذکر فرمایا ہے (صفحہ ۲۵۶ طبع سوم) اور آپ نے اس قصہ کا ماخذ سلاطین ۱ باب ۱۶ قرار نہیں دیا۔ بلکہ اس قصہ کی نشان دہی کے لئے "سلاطین اول باب بائیس" کا ذکر فرمایا ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۶)

اب اگر نامہ نگار محقق ہوتا۔ تو باب بائیس کو پڑھتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان کی تصدیق پاتا۔ مگر افسوس کہ باطل شعار لوگ راستبازوں پر زبان طعن دراز کرتے ہوئے ذرا بھی غور و فکر سے کام نہیں لیتے ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ✤ میلش اندر طعنہ پاکاں برد

اہلحدیث کو چیلنج

اگر ذرا غور کیا جائے۔ تو معترض نے اپنی عبارت کے آخری حصہ میں جناب میکایاہ کے مقابل جن نبیوں کا آنا بیان کیا ہے۔ ان کی تعداد چارسو تسلیم کر لی ہے۔ اور یہ بھی لکھدیا ہے کہ "خدا نے بادشاہ کو ہلاک کرنے کے لئے ایک بدروح کے ذریعہ ان کو فتح کی خبر دی" گویا یہ خبر بھی خدا نے دی۔ مگر "بدروح کے ذریعہ" معاملہ صاف ہے۔ تعداد چارسو۔ خبر غلط۔ لفظ نبی موجود ہے۔ معترض کہتا ہے۔ کہ یہ "کافر نبی" تھے۔ "بت پرست" تھے۔ ہمارے نزدیک ان بائیبلی نبیوں کی کچھ ہی حقیقت کیوں نہ ہو۔ مگر یہ سراسر غلط ہے۔ کہ بائیبل میں جناب میکایاہ والے چارسو نبیوں کو کافر اور بت پرست لکھا ہے۔ ایسا کہنا جھوٹ ہے۔ افترا ہے۔ کذب بیانی ہے۔ اگر اہلحدیث کو اپنے بیان کی صداقت کا دعویٰ ہے۔ تو اس کا ثبوت بائیبل کے الفاظ سے دکھائے۔ مگر خدارا یہ نہ کرے۔ کہ خود الفاظ لکھکر باب اور آیت کا نمبر لکھدیں۔ جیسا کہ ۳۰ ستمبر کے

اہلحدیث میں کیا گیا ہے۔ بلکہ بائیبل کے اصل لفظ لکھیں

بائیبل کے صادق نبی

بائیبل کے بیانات مندرجہ سلاطین اول سے صاف طور پر حسب ذیل امور ثابت ہیں۔ (الف) ایلیاہ نبی کا مقابلہ جھوٹے اور بعل کے نبیوں سے ہوا۔ اور اس نے ان کو مغلوب کر کے سب کو قتل کرا دیا۔ لکھا ہے:۔

"ایلیاہ نے انہیں کہا۔ بعل کے نبیوں کو پکڑ لو۔ کہ ان میں سے ایک بھی نہ جانے پائے۔ سو انہوں نے انہیں پکڑا۔ اور ایلیاہ ان کو وادی قیسون میں لایا۔ اور انہیں قتل کیا۔" (۱۔ سلاطین ۱۸/۴۰)

"پھر اخی نے سب کچھ ایزبل سے کہا۔ کہ ایلیاہ نے یوں یوں کیا۔ اور کہ کیونکر اس نے سارے نبیوں کو تہ تیغ کیا"۔ (سلاطین ۱۹/۱)

(ب) اس زمانہ میں ہی یعنے ان "سارے نبیوں" کے قتل ہو جانیکے بعد بنی اسرائیل میں بعض ایسے لوگ موجود تھے۔ جو نبی کہلاتے اور اللہ تعالے ان پر الہام کرتا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اس وقت نبی زادوں میں سے ایک نے خداوند کے الہام سے اپنے پڑوسی کو کہا۔ الخ" (سلاطین ۲۰/۳۵)

(ج) ایلیاہ کے بعل کے سارے نبیوں کو قتل کرنے کے تین سال بعد۔ اخی اب شاہ اسرائیل کی توحید پرستی کے زمانہ میں میکایاہ نبی کا واقعہ پیش ہوا۔ (۲۲/۱ و ۲۱/۴) چنانچہ لکھا ہے:۔

"یہوسفط نے شاہ اسرائیل سے کہا۔ آج کے دن خداوند کی مرضی الہام سے دریافت کیجئے۔ تب شاہ اسرائیل نے اس روز نبیوں کو جو قریب چار سو آدمی کے تھے۔ اکٹھا کیا۔ اور ان سے پوچھا۔ میں رامات جلعاد پر لڑنے چڑھوں۔ یا اس سے باز رہوں۔ وہ بولے چڑھ جا۔ کہ خداوند اسے بادشاہ کے قبضہ میں کر دے گا۔ پھر یہوسفط بولا۔ ان کے سوا خداوند کا کوئی نبی ہے۔ کہ ہم اس سے پوچھیں الخ" (سلاطین ۲۲/۵-۷)

گویا ان چار سو کے قریب آدمیوں پر خداوند کی طرف سے الہام ہوتا تھا۔ اور وہ "خداوند کے نبی" تھے۔ اور وہ بھی خداوند کے نام سے پیشگوئی کرتے تھے۔ لکھا ہے:۔

"سب نبیوں نے یوں پیش خبری کی۔ اور کہا۔ کہ رامات جلعاد پر چڑھ جا۔ اور کامیاب ہو۔ کہ خداوند اسے شاہ کے قبضے میں کر دے گا"۔ (۲۲/۱۲)

ناظرین کرام! ان اقتباسات سے عیاں ہے۔ کہ مؤخر الذکر "چار سو نبی" کافر یا بت پرست نہ تھے۔ بلکہ صلحاء تھے۔ مگر اب کی مرتبہ بائیبل کی رو سے ان پر شیطانی القاء ہوا۔ اور وہ چونکہ ابھی بلعم بن باعور کی طرح ناتمام سالک تھے۔ اس لئے ٹھوکر کھا گئے لیکن بہر حال بائیبل ان کو خدا کے نبی قرار دیتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی بات ذکر کی ہے۔

مفسرین بائیبل کی شہادت

مفسرین بائیبل بھی ان چار سو نبیوں کو بعل کے انبیاء تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ تفسیر بائیبل مطبوعہ امریکہ میں صاف لکھا ہے:۔

"یہ چار سو نبی یہوواہ کے نام پر نبوت کرتے تھے۔ مگر اس موقعہ پر وہ جھوٹے ہوئے۔ اور بادشاہ کا پہلے کہنا۔ کہ ان چار سو کے سوائے کوئی اور بھی یہوواہ کا نبی ہے۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ یہوواہ کے نبی تھے۔ پھر یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ چار سو نبی جن کا ذکر باب بائیس میں ہے۔ وہ اور تھے۔ اور جو بعل کے نبی تھے۔ وہ اور تھے۔ ان کا ذکر باب اٹھارہ میں ہے۔ ان کی تعداد چار سو پچاس تھی۔ بعل کے نبی اپنی نبوت بعل کے نام پر کرتے تھے لیکن اول الذکر نبیوں نے جو نبوت کی۔ اس میں انہوں نے خدا کا نام لیا ہے"۔ (جلد ۲ صفحہ ۳۲۱)

اس کے علاوہ اس قسم کے بیانات انسائیکلوپیڈیا ببلیکا جلد ۳ تالمود سنیدریم حصہ ۳۰۔ جیوش انسائیکلوپیڈیا جلد ۱ اور ڈکشنری آف کرائسٹ اینڈ گاسپل جلد ۲ میں بھی مذکور ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے بیان کی صداقت

ہمارے ان بیانات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیان حرف بحرف درست ہے۔ اور اہلحدیث کی خیانت کذب بیانی اور دھوکہ دہی غلط اور نارواہے۔ ہم نے اس موضوع پر کتاب "تفہیمات ربانیہ" فصل ہفتم میں بھی مفصل بحث کی ہے۔ اس جگہ مضمون ختم کرنے سے پیشتر اشارہ کر دینا ضروری ہے۔ کہ بائیبل کے مندرجہ بالا "چار سو نبی" بائیبلی محاورہ کے مطابق نبی تھے۔ اور یہ بات عیسائیوں اور یہود پر حجت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان کا بھی یہی مقصد ہے۔

خاکسار

ابو العطاء اللہ دتا جالندھری۔

چندہ جلسہ سالانہ و لجنہ اماء اللہ

(۱) پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ نے اطلاع دی ہے۔ کہ لجنہ اماء اللہ نے احمدی مستورات سے مبلغ ۷۰/۱ روپے چندہ جلسہ وصول کر کے مرکز میں بھجوانے کے لئے امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے حوالہ کر دیا ہے۔

(۲) سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ سنور ریاست پٹیالہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ لجنہ اماء اللہ نے مبلغ ۱۱/۱۲ رقم مستورات سے وصول کر کے جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ کو دیدی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دیگر لجنہ اماء اللہ کو بھی چاہئے۔ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق اپنی کوششوں سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

تحقیق الادیان

ابطال الوہیت مسیحؑ

قرآن کریم کی لاانتہا خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں جملہ غیر مذاہب کا رد ایسے محکم دلائل سے کیا گیا ہے جن کا توڑنا غیر ممکن ہے۔ اور یہ ایک ایسی خوبی ہے۔ کہ جس سے باقی تمام مذہبی کتب خالی ہیں۔

قرآن کریم کا دعویٰ

قرآن کریم کا دعویٰ ہے۔ کہ یہ اس خدا کا کلام ہے۔ جو سب سے غالب اور بڑی حکمتوں والا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم۔ اب یہ ضروری ہے۔ کہ جیسا قرآن غالب اور حکیم خدا کا کلام ہے۔ تو اس میں یہ اعجاز پایا جائے کہ یہ کلام سب پر غالب ہو۔ چنانچہ فرمایا۔ انہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے۔ جو کہ سب پر غالب ہے۔ اور باطل کو کیا جرأت کہ اس کے مقابلہ میں آگے سے یا پیچھے سے آئے خلاصہ یہ کہ ہر باطل عقیدہ کا رد اس میں موجود ہے۔

قرآن میں الوہیت مسیح کا رد

اس وقت میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ عیسائی مذہب کے بنیادی اصل یعنی الوہیت مسیح کا قرآن نے کس طرح رد کیا ہے۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ قرآن کریم میں یہ رد کئی طریق سے بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً (۱) مسیح علیہ السلام ایک بشر تھے اور بشریت کے تمام تقاضے ان میں تھے (۲) وہ عبد تھے (۳) ایک مختص القوم رسول تھے۔ (۴) طبعی طور پر ان کی وفات ہوئی۔ اور (۵) الوہیت کی کوئی بھی صفت ان میں نہ تھی۔ چونکہ سب پہلوؤں کا ذکر لمبا ہو جائیگا۔ اس لئے فی الحال الوہیت مسیح کے رد میں صرف دو دلائل پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اور وہ دو دلیلیں ایسی ٹھوس اور محکم ہیں۔ کہ جن کو پادری صاحبان قیامت تک نہیں توڑ سکتے۔

الوہیت مسیح کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم۔ یعنی وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے یہ کہا۔ کہ یسوع مسیح خدا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ۔ یعنی جنہوں نے دنیا کے سامنے ایک نئی تھیوری پیش کی۔ کہ تین ایک اور ایک تین ہیں وہ کافر ہو گئے۔ پھر فرمایا۔ والذین کفروا عما انذروا معرضون۔ یعنی جب ان منکرین کو ڈرایا جاتا ہے۔ کہ اس عقیدہ سے باز آجاؤ ورنہ یہ تمہارے لئے باعث ذلت ہوگا۔ تو وہ اعراض کر جاتے ہیں۔ اور غور نہیں کرتے۔

پہلی دلیل

اس ذکر کے علاوہ الوہیت کے رد میں پہلی دلیل یہ دی۔ قل ارأیتم ما تدعون من دون اللہ ارونی ماذا خلقوا من الارض۔ ام لھم شرک فی السموات۔ ائتونی بکتٰب من قبل ھذا او اثارۃ من علم ان کنتم صٰدقین (احقاف ع ۲) یہاں تمام مدعیان الوہیت مخاطب ہیں۔ اس لئے یسوع مسیح بدرجہ اولیٰ شامل ہیں۔ فرمایا یہ کہہ دے کہ یسوع مسیح جن کو تم مدعی الوہیت مانتے ہو۔ خدا بڑی ایسی بات ہے۔ جو تم نے کہدی ہے۔ مگر اس پر کوئی دلیل نہیں دی بھلا غور تو کرو۔ اگر وہ خدا ہے تو چاہئے۔ ان میں خدائی صفات بھی پائی جائیں۔ صرف کہنے سے کسی کی خدائی ثابت نہیں ہو سکتی۔ معلوم تو کرو کہ اگر فی الواقع یسوع مسیح خدا ہیں۔ تو انہوں نے روئے زمین کی مخلوق میں سے کون سی مخلوق بنائی۔ یعنی کوئی حصہ مخلوق ان کی پیدائش ہے یا اگر زمین پر نہیں۔ تو کیا آسمانی مملکت میں ان کی کچھ شراکت ہے لیکن اگر دونوں جگہ ان کا کوئی اقتدار نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر وہ خدا کس طرح ہوئے۔ پھر فرمایا۔ اگر موجودہ زمانہ میں تم ان کی خدائی کا ثبوت نہیں دیکھتے۔ تو پھر کوئی گذشتہ ثبوت ہی لاؤ۔ یا کوئی ایسا باقی ماندہ نشان ہی پیش کرو۔ جس سے مسیح کی خالقیت کا علم ہو سکے یہ اس لئے فرمایا۔ تاکہ مسیحی یہ نہ کہہ دیں۔ کہ اب تو نہیں لیکن کسی گذشتہ زمانے میں یسوع مسیح صفت خلق سے متصف رہ چکے ہیں۔ لاؤ اور یہ ثبوت پیش کرو۔ اگر تم اس بارے میں سچے ہو۔ یعنی یہ ثابت کرو۔ کہ اس تمام مخلوق میں سے کوئی نوع یسوع مسیح کی پیدائش ہے۔ اب پادری صاحبان کو قرآن کریم کا چیلنج قبول کرنا چاہئے یعنی کائنات عالم کی کوئی نوع اپنے یسوع مسیح کی مخلوق ثابت کریں۔ تاکہ ان کی الوہیت ثابت ہو سکے۔

تمام مخلوق میں وحدت

ماسوا اس کے اگر کائنات عالم پر گہری نظر ڈالی جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام مخلوق میں ایک رنگ کی وحدت پائی جاتی ہے۔ ہر چیز دوسری کے لئے مددگار ہے۔ حیوانات۔ نباتات اور جمادات ایک ہی قانون میں منضبط نظر آتے ہیں۔ اور ہر ایک نوع کا آپس میں گہرا اشتراک ہے۔ انسان کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔ روئے زمین کے جملہ انسان ایک ہی نظام میں منسلک ہیں۔ نہ صرف ظاہری طرز بناوٹ میں بلکہ اندرونی باریک در باریک اعضا میں بھی جن کا دیکھنا بغیر خوردبین کے ناممکن ہے ایسی اشتراک پر ہر ایک بے اختیار کہہ دیگا۔ کہ تمام انسان ایک ہی صانع کی مخلوق ہیں۔ پھر جو اشتراک انسانوں اور باقی حیوانات میں پایا جاتا ہے اور جن اصول پر تمام حیوانات کا مدار زندگی ہے وہ بھی ایسا واضح ہے جس سے یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ تمام کا صانع ایک ہی ہونا چاہئے۔ قرآن کریم اسی کے متعلق فرماتا ہے۔ اللہ خالق کل شیء۔ وجعلنا من الماء کل شیء حی۔ ایسا ہی حیوانات اور نباتات اور پھر نباتات اور جمادات غرض یہ ایک ایسا نظام ہے جو کہ وحدت پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس میں کوئی دورنگی نہیں پائی جاتی۔ قرآن کریم میں آتا ہے شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو۔ یعنی خدا کا فعل شہادت دے رہا ہے۔ کہ وہ ایک ہے

حضرت مسیح موعود کا استدلال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”وہ خدا جس نے تمام ابتدائی اجسام و اجرام کروی شکل پر پیدا کر کے اپنے قانون قدرت میں یہ ہدایت منقوش کی۔ کہ اس کی ذات میں کرویت کی طرح وحدت اور یکجہتی ہے۔ اس لئے بسیط چیزوں میں سے کوئی چیز سہ گوشہ پیدا نہیں کی گئی۔ یعنی جو کچھ خدا کے ہاتھ سے پہلے پہلے نکلا۔ جیسے زمین۔ آسمان سورج چاند اور تمام ستارے اور عناصر وہ سب کروی ہیں۔ جن کی کرویت توحید کی طرف اشارہ کر رہی ہے سو عیسائیوں سے سچی ہمدردی اور سچی محبت اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں کہ اس خدا کی طرف ان کو رہبری کی جائے جس کے ہاتھ کی چیزیں بھی کو تثلیث سے پاک ٹھہراتی ہیں“ (مسیح ہندوستان میں ص۱۲)

اب حال یہ ہے۔ کہ زمین و آسمان میں یسوع مسیح کی کوئی بھی مخلوق نظر نہیں آتی۔ اور انجیل خود اس بارے میں خاموش ہے یعنی یہ کہیں دعوے نہیں کیا گیا۔ کہ کائنات عالم کی فلاں چیز یسوع مسیح کی مخلوق ہے:

یسوع مسیح کے معجزات

اناجیل میں حضرت مسیح (جنکو ہم خدا کا ایک برگزیدہ نبی مانتے ہیں) کے چند معجزات درج ہیں۔ اور یہ بات تمام انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے اور اس مرتبہ میں ہمارے نبی کریم صلعم سب سے برتر اور افضل ہیں:

احیاء موتی

اگر الوہیت مسیح کے ثبوت میں پادری صاحبان یہ دلیل پیش کریں۔ کہ چونکہ یسوع مسیح نے مردے زندہ کئے۔ اور یہ انسانی کام نہیں۔ بلکہ عمل الوہیت ہے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ آپ خدا ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو بائیبل سے ہی یہ ثابت ہے۔ کہ جو شخص اس جہان سے گزر جائے۔ وہ دوبارہ اس دنیا میں نہیں آسکتا۔ دیکھو الوب ۷ اور واعظ ۹ وغیرہ وغیرہ لیکن اگر بفرض محال یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ مردے زندہ ہو سکتے ہیں۔ اور یہ کہ جس شخص کے ہاتھ سے ایسا معجزہ ظاہر ہو۔ اسے خدا ماننے کے سوا چارہ نہیں۔ تو ہم کہتے ہیں۔ پھر اس خصوصیت میں بائیبل کے رو سے یسوع مسیح ہی منفرد نہیں۔ بلکہ اور بہت سے انبیاء نے بھی ایسے معجزات دکھلائے ہیں کیا وہ بھی خدا ہوئے؟

غرض ان وجوہات کی بناء پر بھی الوہیت مسیح ثابت نہیں ہوتی:

دوسرا چیلنج

اب ہمارے سامنے الوہیت مسیح کے ابطال میں ایک عظیم الشان دلیل ہے۔ پادری صاحبان کو چاہئے۔ کہ قرآن کریم کے اس دوسرے چیلنج کو جو ابھی پیش کیا جائیگا۔ قبول کریں۔ کیونکہ پہلے چیلنج کے بارے میں تو اناجیل خاموش ہیں۔

انجیل کا بیان

قرآن کریم کے دوسرے چیلنج (رد الوہیت مسیح) کے بالمقابل اناجیل میں بھی ایک بیان ہے۔ یسوع نے کہا۔ کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے (متی ۲۸) خداوند یسوع کا فضل تم پر ہوتا رہے (دیکھو کرنتھیوں ۱۶)

عیسائی میدان مقابلہ میں آئیں

اب ظاہر ہے۔ کہ انجیل کا یہ قول کہ یسوع مسیح کو آسمان و زمین کا کل اقتدار دیا گیا۔ اور نیز یہ کہ اس کا فضل تمہارے شامل حال رہے۔ صرف کہہ دینے سے ثابت نہیں ہو سکتا:

اس کے لئے ثبوت چاہئیے اقتدار اور فضل کا پتہ اس طرح لگ سکتا ہے۔ کہ یسوع مسیح کے پرستار کسی عظیم الشان امر کے متعلق اپنے مدمقابل گروہ یعنی خداوند ذوالجلال والاکرام واحد لاشریک کے ماننے والوں کے خلاف فیصلہ چاہیں۔ یعنی بالمقابل خداوند یسوع مسیح سے دعا کریں۔ اور اپنی فتح چاہیں۔ کیونکہ فضل اور اقتدار کا پتہ بغیر مقابلہ کے ثابت نہیں ہو سکتا۔ اگر اس مقابلے میں تثلیث پرست توحید کے پرستاروں پر غالب آجائیں۔ تو انجیل کا یہ بیان صادق تسلیم کیا جائیگا۔ لیکن یہ بات بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ والذین تدعون من دونہ ما یملکون من قطمیر ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صٰدقین ۹/۱۴ پھر فرمایا ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیٰمۃ وھم عن دعائھم غافلون۔ یعنی اس بدنصیب سے زیادہ گمراہ کون ہے جو خدا کے سوا اس کو پکارتا ہے۔ جو کہ اسے قیامت تک بھی جواب نہیں دیگا۔ اور (جن سے دعا کی جاتی ہے) وہ ایسے پکارنے والے کی دعا سے بھی بے خبر ہیں۔ کیونکہ جن کو تم خدا کے سوا مدعی الوہیت مان کر پکارتے ہو۔ وہ تو تمہارے جیسے ہی بندے ہیں۔ پس ان کو بلاؤ اور ان سے دعا کرو۔ لیکن بات تو تب ہے۔ کہ وہ تمہارے لئے کچھ کر بھی دکھائیں۔ اگر تم اس دعوٰی میں سچے ہو۔

پھر فرمایا وہ تمام الوہیت کے دعویدار جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو۔ ان کا خدا کی بادشاہت میں ایک ذرہ بھر بھی اقتدار نہیں پادری صاحبان کو لازم ہے کہ قرآن کریم کا یہ چیلنج منظور کریں اور انجیل کا یہ قول مندرجہ بالا طریق پر ثابت کر دکھائیں۔ اور یاد رکھیں کہ اسلام کی برکات روحانیہ سے بہرہ ور جماعت احمدیہ عیسائیت کے اس مقابلے میں ہر وقت تیار ہے۔ پس الوہیت مسیح کے مدعیوں کو کسی عظیم الشان امر میں (جس پر فریقین راضی ہوں) جماعت احمدیہ کے بالمقابل بذریعہ دعا اپنی صداقت ظاہر کر کے انجیل کا یہ قول درست ثابت کرنا چاہئیے۔ کہ واقعی یسوع مسیح کو آسمان و زمین کا کل اختیار دیا گیا ہے۔ کیا پادری صاحبان اس کے لئے تیار ہونگے ان کے سامنے آتھم کی موت اور ڈوئی کی ہلاکت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کے فیصلہ کن نشانات میں بین ثبوت اس امر کا ہیں۔ کہ ان کے یسوع مسیح نہیں تو کسی قسم کا اقتدار رکھتے ہیں

مظلومین کشمیر کی امداد

بیرونی ممالک کے مسلمانوں کی طرف سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جہاں کشمیر فنڈ کے لئے خاص طور پر اپنی جماعت کے افراد کو یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمد کے حساب سے چندہ ادا کریں۔ وہاں یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ دوسرے مسلمانوں سے بھی چندہ کشمیر وصول کریں۔ جن بیرونی ممالک کی جماعتوں نے اس کار خیر میں حصہ لے کر کشمیر کی بیواؤں یتیموں اور غرباء و مساکین کی امداد کی ہے۔ ان کی فہرست ذیل میں دی جاتی ہے۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی وصولی کرنے والے احباب اور معطی صاحبان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

(۱) **جماعت نیروبی** افریقہ کے ڈاکٹر عمر الدین صاحب نے بمعیت سید معراج الدین و مولوی نظام الدین صاحبان حسب ذیل رقوم وصول کر کے بھجوائی ہیں۔ یہ رقم شلنگوں میں ہے۔

حبیب احمد صاحب میرو -/10 ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب -/2 سیٹھ محمد علی صاحب موجی -/10 سیٹھ جمال پیر بھائی -/3 میاں خیر الدین صاحب -/2 میاں خدا بخش صاحب -/1 سیٹھ محمد علی صاحب -/2 بابو علی بخش صاحب ریلوے -/5 عبد الرؤف صاحب -/5 الوزی ہوٹل -/2 میاں خوشی محمد -/1 میاں غیاث الدین صاحب -/5 شیخ نور الدین گل محمد -/10 میاں مظفر الدین -/2 حسن احمد -/2 میاں دیوان -/2 میاں اللہ رکھا -/1 محمد صالح -/1 غلام محمد -/1 میاں اللہ دتا -/5 کالونیل ڈائری -/4 میر تو اغلام نبی ابراہیم -/5 کرم الٰہی -/1 حاجی احمد الدین کینیا ہوٹل -/3

احمدی احباب نیروبی ماسٹر عبد العزیز صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی -/3 سیٹھ عثمان یعقوب خود و اہلیہ صاحبہ سیٹھ صاحب -/12 چودہری چراغ الدین -/4 نور محمد حاجی میرو -/2 ابراہیم احمد میرو -/2 چودہری نثار احمد -/4 ماسٹر عبد السلام بھٹی -/6 ڈاکٹر عمر الدین صاحب -/8 سید عبد الرزاق شاہ -/6 چودہری عبد الواحد صاحب -/7 سید معراج الدین صاحب -/8 کل رقم ۱۵۹ شلنگ ہے۔

(۲) **جماعت آبادان** مرزا محمد راسخ ایرانی -/5 عبد الغفار -/5 لال میاں -/5 ہاشم علی -/10 چودہری بدر الدین معہ بنت خود -/10 کرم الدین ٹیلر -/10 بلدیو جی -/4 پیر بھائی بھیم بھائی -/10 کرم علی -/5 مسٹر جے ایس ناتھن -/5 محمد عثمان بلوچ -/25 شیخ احمد -/30 جارج فلپ -/50 مرزا توفیق مجید ایرانی -/10 رحمت علی -/20 مستری رانا -/50 عمر الدین -/20 مستری محمد الدین -/30 علی محمد رمضان -/35 علی ایس حسین طیبی ایرانی -/50 حاجی مندنی منتظری ایرانی -/100 حاجی ماشاء اللہ منتظری ایرانی -/50 محمد اسماعیل حیدر آبادی -/5 محمد خان روشن خان -/30 شیخ حبیب اللہ -/32 مرزا برکت علی امیر جماعت۔ کل ۵۶۹ ریال ایرانی سکہ = ۱۰۰ روپیہ

(۳) **ماریشس** سے حافظ جمال احمد صاحب مبلغ نے مندرجہ ذیل رقوم احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں سے وصول کر کے بذریعہ مسلم بنک آف انڈیا لاہور بحساب آل انڈیا کشمیر کمیٹی ارسال کی ہیں:۔

نور محمد نوریا -/35 احمدی حسین سیکھ -/50 عبد الستار سیکھ -/20 عبد الحمید یاد علی -/10 یوسف صالح -/10 غلام نبی -/1 عظیم سلطان غوث -/1 حافظ جمال احمد -/1 ارشاد نوریا -/1 احمد ابراہیم اچھا -/1 عبد الرحمٰن -/50 یہ رقوم احمدی احباب کی ہیں ؛

متفرق -/46 علیے حسن علی کی کوشش سے -/30 اہلیہ حسن علی مرحوم کی کوشش سے -/87 ابراہیم اشتر -/15 یہ کل رقم 3/4 سنٹ 35 ہے۔ اس میں سے 35 سنٹ محصول ادا کر کے -/30 روپیہ ارسال کئے ہیں۔ باقی رقم اگلے چندہ کے ساتھ ارسال ہوگی۔

(۴) **ممبوا** افریقہ سے بابو محمد یوسف صاحب احمدی حسب ذیل -/195 شلنگ کی رقم بھیجتے ہیں جس میں سوائے -/46 شلنگ کے باقی رقم دوسرے مسلمانوں سے وصول کی گئی ہے۔ اور بڑی رقم چودہری جلال الدین صاحب کی ہے۔ ان تمام احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اللہ تعالےٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

چودہری جلال الدین -/95 مسٹر حسین ہاشم -/5 مسٹر صدیق کالا -/35 مسٹر وزیر خان -/10 غلام علی جمال -/8 بھائی محمد حسین احمدی -/25 مسٹر شیر محمد -/5 مسٹر فضل الدین -/5 نور محمد -/5 محمد بن سالم -/5 گیلانی بھائی مولجی بھائی -/2 یوسف دلی بھائی -/3 عبد اللہ سعید بنہ -/2 حسن خان -/2 شوجی -/2 مسٹر لدھا دلی بھائی -/5 بابو محمد یوسف صاحب احمدی -/2

(۵) **ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب** نے ڈوڈا افریقہ سے کشمیر فنڈ کی -/35 کی رقم جناب سیٹھ ابراہیم حسن صاحب سے وصول کر کے بذریعہ مسلم بنک آف انڈیا لاہور ارسال کی ہے۔ سیٹھ صاحب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے ؛

(۶) **بھائی شیر محمد صاحب** احمدی کال گورل آسٹریلیا نے ایک پونڈ بھیج کر لکھا ہے۔ کہ اس میں ۱۰ شلنگ میاں دین محمد صاحب کے ۵ شلنگ میاں تاج محمد کے اور ۵ شلنگ میرے ہیں

(۷) جماعت بغداد کے محاسب ملک معراج الدین صاحب نے بتفصیل ذیل -/40 بھیجے ہیں

کشمیر ہوٹس -/50 فلس۔ قادری صاحب -/150 میاں غنی سیٹھ -/5 روپیہ حاجی عبد اللطیف صاحب احمدی -/2 روپیہ معراج الدین صاحب -/1 روپیہ اہلیہ معراج الدین صاحب -/1 روپیہ خان صاحب شیخ منظور احمد صاحب احمدی -/5 روپیہ شیر عالم صاحب چاو دالا -/10 عبد المجید صاحب انگلش بیکری -/1 روپیہ مستری نتھے خان صاحب -/5 روپیہ سلطان علی صاحب -/75 فلس مرزا فتح محمد صاحب -/75 فلس حمید احمد صاحب -/95 فلس مولوی صاحب مسجد ورکس والے -/50 فلس افضل خان صاحب -/75 فلس داؤد احمد صاحب افشاری -/40 فلس چودہری محمد ابراہیم صاحب -/50 فلس۔ خلیفہ محمد امین صاحب -/75 فلس۔ مسٹر حسین صاحب -/19 فلس عبد اللہ خان صاحب سیلانی -/50 فلس۔ قریشی طاہر حسین صاحب -/50 فلس میاں محمد الدین صاحب -/75 فلس شیر محمد صاحب -/40 فلس شاہ مراد صاحب -/75 فلس ؛

(۸) مولوی ابو العطاء صاحب جالندہری ملک شام حیفا نے مظلومین کشمیر کے لئے جماعت احمدیہ کبابیر کی طرف سے مزید 7 شلنگ ارسال کئے ہیں ؛

(۹) جماعت دار السلام افریقہ نے عبد الکریم صاحب سکرٹری مال کے ذریعہ 60 شلنگ بتفصیل ذیل ارسال کئے ہیں۔

مسٹر محمد یوسف صاحب -/32 شیخ عبد الغنی صاحب -/2 مسٹر فضل کریم نون -/4 1/2 عبد الکریم بٹ -/4 1/2 مسٹر علی احمد -/6 مسٹر محمد اسماعیل صاحب گارڈ -/2 مسٹر یعقوب بیگ گارڈ -/3 عبد الرحمٰن -/4 مسٹر عبد الرشید -/2 (فنانشل سکرٹری)

چندہ کشمیر اور احمدی مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ کشمیر کے کامیاب بنانے کے لئے جہاں احمدی احباب کوشش فرما رہے ہیں۔ وہاں لجنہ اماء اللہ کی مجالس بھی سعی کر رہی ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے سکرٹری مال نے اس ہفتہ میں کشمیر فنڈ کے چندہ کی رقم -/46 روپیہ بھیج کر لکھا ہے کہ سیالکوٹ کی لجنہ اماء اللہ نے ۲۵ روپیہ جمع کر کے دیئے ہیں۔ جو احمدی مستورات سے وصول کئے گئے ہیں ؛

سیالکوٹ کی کارکن احمدی مستورات اور چندہ دینے والی بہنوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے دیگر جماعتوں کی خواتین سے التماس کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی کشمیر کی بیواؤں یتیموں بے کس و بے بس غرباء کی امداد کے لئے چندہ کی تحصیل میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں ؛

خاکسار:۔ فنانشل سکرٹری قادیان

احمدیت میں داخل ہونے کی سرگذشت

چودہری علی محمد صاحب دفتر قانونگو تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے چند دن ہوئے سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بیعت کا خط تحریر کیا ہے۔ چودہری صاحب ضلع کی ایک باا ثر زمیندار قوم چدھڑ کے ایک ممتاز گھرانے کے نوجوان ہیں۔ آپ نے ایف۔ اے تک تعلیم پائی ہے۔ اپنی قوم کے پہلے فرد ہیں جو احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان کے خلوص اور ایمانی کیفیت کی ایک جھلک اس خط میں نظر آتی ہے جو انہوں نے اپنے ایک دوست کو ان کے خط کے جواب میں لکھا۔ ذیل میں اس خط کا ضروری اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ خاکسار نامہ علی

جب ابتداء میں میں نے سنا کہ کسی شخص نے مہدویت کا دعویٰ کیا ہے۔ تو اس دعوےٰ کو یونہی نادرست سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔ لیکن عام لوگوں سے ان کی اور ان کے کاموں کی تعریف سنی۔ اور یہ بھی کہ وہ شخص بھول گیا ہے تو صرف اس امر میں کہ مہدویت کا دعویٰ کر بیٹھا ہے۔ ورنہ بہت کام کا انسان ہے۔ کئی ایک آدمی سخت مخالفانہ کلمات بھی کہتے۔ مگر بہت کم۔ اور وہ بھی سخت سڑیل اور بے شعور آدمی۔ اس کے بعد حضرت مرزا صاحب کی تصنیف شدہ کتب کے مطالعہ کا اتفاق ہوتا رہا۔ تو دل میں آپ کی بڑی قدر بیٹھ گئی۔ اور جب آپ کے مریدوں کے وعظ و تبلیغ سنے۔ تو ان کو دیگر علماء اسلام کے واعظوں سے بدرجہا بہتر اور مکمل پایا۔ ہر پہلو کے لحاظ سے۔ اور معلوم کیا کہ اس شخص کی پیروی سے اسلام میں بڑے بڑے آدمی پیدا ہوئے ہیں۔

اس کے بعد دو تین سال کا عرصہ ہوا کہ ایک کتاب میں میں نے حضرت مرزا صاحبؑ کی فارسی میں وہ دعا پڑھی جو آپؑ نے اپنے حق میں خداوند کریم کی جناب میں فرمائی ہے۔ کہ اے خداوند تعالیٰ اگر میں جھوٹا اور مفتری ہوں اور بنی نوع انسان کی گمراہی کا باعث ہوں تو میرے در و دیوار پر آگ برسا۔ اور مجھے سخت ترین عذاب میں مبتلا کر کے تباہ کر دے۔ اور میرا نشان اس دنیا سے مٹا دے۔ تاکہ زمانہ مجھ سے نجات پائے اور اغیار خوش ہوں۔ اور اگر میں سچا ہوں۔ جیسا کہ تو جانتا ہے۔ تو مجھے نصرت دے اور اپنے فضل و کرم سے کامیاب بنا۔۔۔۔۔ اس دعا کو پڑھ کر آپ کی صداقت مجھ پر ظاہر ہوئی۔ اور دل پر ایسا اثر ہوا کہ بے اختیار آنسو نکل آئے اور روتا رہا۔ کوئی جھوٹا ایسی دعا نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد جو کچھ میں نے پڑھا یا سنا۔ اس سے اطمینان حاصل ہوتا رہا۔ مگر زمانہ کی انگشت نمائی۔ ادھر ادھر کی روکاوٹیں۔ کام کی مصروفیت۔

الغرض کئی وجوہات سے بیعت نہ کر سکا۔ چند دن ہوئے ایک احمدی دوست کے مکان پر گیا۔ اور وہی نظم جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ الفضل اخبار سے ان صاحب نے ایک بار پھر میرے سامنے پڑھی جسے سنکر میرا دل موم ہو گیا۔ اور پھر میں نے بیعت کا خط لکھدیا۔ اس کے بعد میں نے بارگاہ ایزدی میں دعائیں کیں۔ اور اھدنا الصراط المستقیم بار بار پڑھتا رہا۔ جب رات کو سو گیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ بیت اللہ شریف میں پہونچ گیا ہوں۔ اور طواف کر رہا ہوں۔ وہاں خیال آیا۔ کہ طواف تو عرصہ سے کر رہا ہوں۔ مگر اب تک حجر اسود کو بوسہ نہیں دیا۔ میں نے خواب میں ہاتھ پھیلا دیئے اور دونوں ہاتھ بصورت بیعت اس مقدس پتھر پر ادب سے رکھ دیئے۔ دل میں رقت پیدا ہوئی۔ اور رویا۔ اور گذشتہ گناہوں سے توبہ کی۔ اور آئندہ کے لئے دعا مانگی۔ معلوم ہوا۔ بے شمار لوگ بیعت کے لئے آنا چاہتے ہیں۔ میں خوش قسمت تھا۔ کہ اکیلا حجر اسود کو اطمینان سے مس کر رہا ہوں۔ اس خوف سے کہ زیادہ ہجوم میں کہیں تکلیف نہ ہو۔ اٹھا اور نیند کھل گئی۔ میں نے سمجھا۔ مجھے بتلایا گیا ہے۔ کہ بیعت خلیفۃ المہدی کوئی معمولی بات نہیں۔ ایک قسم کی اللہ تعالےٰ سے بیعت ہے۔ اور مجھے کوئی خوف و غم نہیں کرنا چاہیئے۔ اٹھا۔ اور ۸ رکعت نفل شکرانہ ادا کئے۔ الحمد للہ

وصیتیں

نمبر ۳۵۶۳: میں محمد اسمٰعیل ولد عبدالکریم قوم ارائیں عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ننگل باغباناں ڈاکخانہ قادیان آج مورخہ ۲۴/۱/۳۲ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ للعہ۱۴ روپے ہو میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ محمد اسمٰعیل موصی کارکن نظارت تعلیم وتربیت قادن۔ گواہ شد:۔ عطاء الرحمٰن کارکن تعلیم وتربیت۔ گواہ شد:۔ عبدالرحیم کارکن تعلیم وتربیت

نمبر ۳۷۰۰: میں غلام رسول ولد ولی محمد قوم جٹ جھنگل پیشہ ملازمت عمر چوبیس سال ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان حال چک ۲۵۹ گ ب ڈاکخانہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور۔ آج مورخہ ۷ اجولائی ۱۹۳۲ء بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش وحواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد تینتیس روپے بارہ آنے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاویگا۔ العبد:۔ غلام رسول ولد ولی محمد جٹ موضع تلونڈی۔ گواہ شد:۔ محمد عبدالعزیز احمدی انسپکٹر بیت المال حلقہ لائل پور۔ گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن انسپکٹر چک نمبر ۱۲۲ ج ب رام دیوالی ڈاکخانہ ۱۲۲ ج ب ضلع لائل پور

نمبر ۳۵۶۱: میں مسمی غلام محمد ولد میاں غلام حیدر خاں اوان عمر ۳۱ سال ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۳/۱/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اپنی ذاتی جائداد از قسم مکانات اراضی وغیرہ اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد تقریباً مبلغ للعہ روپے ہیں اس کا دسواں حصہ میں تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد متروکہ ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ غلام محمد کلرک دفتر پولیٹیکل ایجنٹ سوتھ وزیرستان۔ گواہ شد:۔ غلام حیدر احمدی ولد نظر الدین خان قوم پستر س ٹانک بقلم خود۔ گواہ شد:۔ نبی بخش احمدی معرفت محمد دلاور خان صاحب اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ۔ ٹانک صوبہ سرحد

نمبر ۳۷۱۸: میں عبدالرحمٰن تلونڈی مولوی فاضل ولد مولوی رحیم بخش صاحب قوم جندراں ساکن محلہ دارالفضل۔ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
(۱) میری وفات کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔
(۲) اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو غیر معین ہے۔ اور اوسط درجے کے لحاظ سے ۱۵ ماہوار تک ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ادا کرتا رہونگا۔ العبد:۔ عبدالرحمٰن تلونڈی گواہ شد:۔ شیر محمد ولد عبداللہ سکنہ تلونڈی جھنگلاں۔ گواہ شد:۔ خاکسار رحیم بخش والد موصی سیکرٹری انجمن احمدیہ تلونڈی جھنگلاں

نمبر ۳۷۶۹: میں مسمات فاطمہ بی بی بنت ڈاکٹر عبدالکریم صاحب زوجہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب تلونڈی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۲۹ء سکنہ قادیان ضلع گورداسپور
بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۱/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میری وفات کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی
(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل کر کے یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی
(۳) میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر بذمہ شوہر -/۵۰۰ روپیہ زیور کی مجموعی قیمت -/۲۰۰ کل جائداد -/۷۰۰ روپیہ۔
العبد:۔ فاطمہ بی بی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ خاکسار رحیم بخش جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ تلونڈی جھنگلاں۔ گواہ شد:۔ خاکسار عبدالرحمٰن شوہر موصیہ

نمبر ۳۷۴۳: میں مسمی شیخ حسین بخش ولد شیخ احمد قوم شیخ پیشہ جوڑہ سازی ساکن قصور نئی گلیاں کوٹ کلاں ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۷/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ مال دکان جوتیاں برائے فروخت قیمت اندازاً -/۱۰۰ روپیہ۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اندازاً دس روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور یہ رقم ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط
العبد:۔ شیخ حسین بخش احمدی ساکن قصور۔
گواہ شد:۔ نواب الدین کلرک چیف سیکرٹری انجمن احمدیہ فیروز پور
گواہ شد:۔ مستری محمد عبداللہ۔ ولد مستری علی بخش ساکن فرید کوٹ

نمبر ۳۷۴۴: میں مسمات زینب بی بی زوجہ میاں محمد بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ زرگری تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن پنڈی چری ڈاکخانہ بیدوالا۔ تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ
بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۸/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت زیور قیمتی -/۶۰۰ روپیہ ہے۔ جس میں مہر شامل ہے۔ اس کے متعلق میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت کردہ ادا کر دونگی۔ میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے متعلق بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے ورثاء اس کو ادا کرنے میں کوئی عذر نہ کرینگے
العبد:۔ زینب بی بی۔ گواہ شد:۔ محمد یٰسین خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ احمد الدین زرگر سیکرٹری وصایا پنڈی چری

نمبر ۳۶۷۴: میں مسمی محمد شفیع اوورسیر ولد عبدالعزیز ارائیں پیشہ ملازمت ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۷ مئی ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۷۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ محمد شفیع اوورسیر نہر۔ حال رخصتی قادیان۔ گواہ شد:۔ عبدالغنی ولد الہ دین سکنہ ادجلہ سیکرٹری انجمن احمدیہ ادجلہ۔ گواہ شد:۔ عبدالعزیز والد موصی

نمبر ۳۶۷۰: میں مسمات امۃ الرشید بیگم زوجہ چوہدری محمد شفیع صاحب ارائیں عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ مئی ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور قیمتی -/۱۴۰۰ روپیہ۔ مہر دو ہزار روپیہ -/۲۰۰۰ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ یہ کل رقم -/۳۴۰۰ روپیہ ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

الہ آباد میں جو نام نہاد کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کے صدر نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ مولانا محمد علی کا فارمولا بھی ناقابل عمل ہے۔ کیونکہ ہندو اسے پسند نہیں کرتے۔ اس لئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ مسلمان خالص مشترکہ انتخاب تسلیم کر لیں۔ اس فارمولا کے رو سے عام انتخاب سے قبل ایک فرقہ وار پرائمری انتخاب ضروری ہے۔ یعنی جس طرح ہندوؤں نے اچھوتوں سے فیصلہ کیا ہے۔ کس قدر برخود غلط ہیں۔ وہ لوگ جو خواہ مخواہ وہاں بیٹھے فیصلے کر رہے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ انہیں کون احمق تسلیم کریگا۔

خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب نے یہ بیان شائع کیا ہے کہ الہ آباد کانفرنس مسلمانوں کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ ملک فیروز خاں نون وزیر تعلیم نے بھی اس قسم کا ایک بیان شائع ہے۔ جس میں اس کی پر زور مذمت کی ہے۔ میاں عبد العزیز صاحب بیرسٹر صدر بلدیہ لاہور نے لکھا ہے کہ مسلمان ہرگز کسی ایسی کانفرنس کے فیصلوں کی پابندی نہیں کرینگے۔

مقدمہ سازش میرٹھ کا فیصلہ ۱۵ دسمبر کو سنایا جائیگا۔ پہلے اس کے لئے یکم دسمبر کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔

گول میز کانفرنس کا افتتاح اگرچہ ۱۷ نومبر کو ہو جائیگا۔ لیکن باقاعدہ کارروائی ۲۱ کو شروع ہو گی۔

دہلی میں ۱۴ نومبر کو ایک بیکس اندھا فقیر بھیک مانگ رہا تھا۔ کہ کسی بدباطن نے اس کی دونوں مٹھیوں میں کوئی چیز رکھ دی فقیر نے جب مٹھی بند کی۔ تو سخت دھماکا ہوا۔ اور اس غریب کی ہتھیلیاں اڑ گئیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ بم تھے۔ جن کی طاقت کا تجربہ کرنے کے لئے یہ شیطنت کی گئی۔

رنگون کے قریب ایک جگہ بدامنی کی وجہ سے ایک سکھ فوجی سپاہیوں کا ایک دستہ آنے والا تھا۔ اس کی آمد سے قبل رنگون کے تین مشہور زمینداروں کو آرڈیننس کے ماتحت حکومت نے نوٹس دیا۔ کہ وہ اس دستہ کو خوراک مہیا کریں۔

آل انڈیا سروسز کی تنخواہوں میں جو تخفیف حکومت ہند نے کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۳ء کے بعد بھی اسے جاری رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن وزیر ہند نے جواب دیا ہے۔ کہ وہ دارالعوام کو اس کی منظوری پر رضا مند نہیں کر سکتے۔ اس جواب سے حکومت ہند عجیب کشمکش میں پڑ گئی ہے۔

ہندو اخبارات نے پچھلے دنوں بہت شور مچایا تھا کہ فرقہ وار فیصلہ کے متعلق وزیر اعظم کے اعلان سے قبل ایک بہت بڑے مسلمان سرکاری عہدیدار نے اپنی قوم کے لیڈروں کے نام ایک خفیہ سرکلر جاری کیا تھا۔ ۱۵ نومبر کو اسمبلی میں اس کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو ہوم ممبر نے بتایا۔ کہ مجھے اس کے متعلق کچھ علم نہیں۔

امریکہ کی صدارت میں تبدیلی کی وجہ سے خیال کیا جاتا ہے کہ اقتصادی نظام عالم میں انقلاب کا خطرہ ہے مسٹر ہوور سابق صدر نے جنگی قرضوں کو ملتوی کر دیا تھا۔ لیکن موجودہ صدر اس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو اس التوار کے سخت خلاف ہے۔

حکومت برطانیہ کو جنگی قرضہ کے سلسلہ میں ۱۵ دسمبر ۱۹۳۲ء تک امریکہ کو ۹ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر ادا کرنا ہے۔ فرانس کے ذمہ امریکہ کا ایک کروڑ نوے لاکھ ڈالر قرض ہے۔

نیویارک کی اطلاع مظہر ہے کہ کیوبا اور مغربی جزائر سے تباہ کن آندھی کی خبریں آ رہی ہیں۔ جس سے ایک ہزار آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ کیلا کی فصل پچاس فیصدی تباہ ہو گئی ہے۔ نیشکر کی فصل کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے۔

پولینڈ میں ۱۴ نومبر کو شراب کے ایک کارخانہ کی چھت گر جانے سے ۱۸ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ ایک ملحقہ مکان کی چھت بھی اسی وجہ سے گر گئی۔ جس میں ۳۱ آدمی سو رہے تھے۔ ان میں سے بھی ۱۶ اسی وقت مر گئے۔ اور باقی زخمی ہو گئے۔

حکومت بلجیم کسی آئندہ ہونے والی جنگ کے خیال سے انتظامات میں مصروف ہے چنانچہ ایک جرنیل کو خاص طور پر سرحدات پر قلعہ جات کی تعمیر پر متعین کیا گیا۔ اسی طرح سرحدوں پر فوج بھی بھیجی جا رہی ہے۔

ڈبلن میں ۱۴ نومبر کو ملوکیت کی مخالف انجمن کا ایک ہنگامہ خیز اجلاس ہوا۔ جس کے دوران میں یونین جیک کو جلا دیا گیا۔

اسمبلی میں ۱۵ نومبر کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے بتایا۔ کہ یکم جولائی لغایت ۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء تک سول نافرمانی کی تحریک کے سلسلہ میں ۱۶۸۰ اشخاص سزایاب ہوئے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ حکومت گاندھی جی کو ہندو مسلم مصالحت کے سلسلہ میں کسی قسم کی سہولتیں دینے کو تیار نہیں ہے۔

چٹاگانگ میونسپلٹی نے ایک متفقہ قرارداد منظور کی ہے جسے ۱۴ نومبر میونسپل کمشنروں کے ایک وفد نے کمشنر کے پیش کیا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ چند گمراہ نوجوانوں کی وجہ سے تمام ہندوؤں پر جرمانہ کر دینا سخت غلطی ہے۔ جو امن پسند شہریوں کے لئے بے عزتی کے مترادف ہے۔

اسمبلی کے اجلاس میں ۱۶ نومبر کو ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے بتایا۔ کہ اس اصول کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ زنانہ دہشت پسند قیدیوں کو انڈیمان بھیجا جائے۔

ضلع گورداسپور کا ایک مسلمان سب انسپکٹر پولیس ۱۵ نومبر کی شب کسی تفتیش کے سلسلہ میں امرتسر سے بٹالہ آ رہا تھا۔ کہ کتھو ننگل کی نہر پر سات ڈاکوؤں نے اس کی کار کو روک کر حملہ کر دیا۔ اس نے نہایت جرأت سے مقابلہ کیا اور دو کو گرفتار کر لیا۔ باقی بھاگ گئے معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے ایک تھانہ کتھو ننگل کا ہیڈ کنسٹیبل اور دو سپاہی ہیں۔

اسمبلی کے اجلاس میں ۱۶ نومبر کو ایک سوال کے جواب میں ریلوے ممبر نے بیان کیا۔ کہ ریلوے کرایہ میں تخفیف کے سوال پر ایک کمیٹی غور کر رہی ہے۔

پٹیالہ کالج کے ایک پروفیسر مکرجی کو گذشتہ سال اس کی لڑکی کے عاشق نے جو مسلح ہو کر اس کے اغوا کے لئے آیا تھا۔ مشہور ہونے پر گرفتاری سے بچنے کے لئے قتل کر دیا تھا۔ ۱۶ نومبر کو قاتل پٹیالہ میں سولی پر لٹکا دیا گیا۔

حکومت برطانیہ نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کو ایک یادداشت ارسال کی ہے۔ جس میں درخواست کی گئی ہے کہ قرضہ جنگ کی ادائیگی معطل کر دی جائے اور ایک کانفرنس منعقد کر کے دنیا میں خوشحالی کی بحالی پر تبادلہ خیالات کیا جائے۔

گاندھی جی کا ایک لڑکا بی ایم گاندھی بمبئی کوآپریٹو سودیشی سٹور لمیٹڈ کے خزانچی کے ساتھ ایک دیوانی جرم کرنے کی وجہ سے ۱۴ نومبر کو بمبئی میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بی۔ ایم گاندھی دیوانی ہے۔ گاندھی جی کا دوسرا لڑکا جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے معاملات کی اصلاح کے لئے وہاں جا رہا ہے۔ ۱۶ نومبر کو آپ نے دہلی میں مسٹر فضل حسین سے ملاقات کی۔

اسمبلی کے اجلاس میں ۱۶ نومبر کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر جوزف بھور نے بتایا۔ کہ اوٹاوہ کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کو ایک سو پونڈ ماہوار فراقی الاؤنس دیا جاتا تھا۔ ہوٹل اور سفر خرچ کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔ سٹاف وغیرہ پر ۹۰۶۹ پونڈ صرف ہوئے ہیں۔

الہ آباد یونیورسٹی کے ہوسٹل پر ۱۶ نومبر کو پولیس نے چھاپہ مارا اور بمبئی سے آمدہ وارنٹوں کی بنا پر دو طلباء کو گرفتار کر لیا

حکومت کشمیر نے احکامات جاری کر دئے ہیں۔ کہ تمام محکمہ جات میں ملازموں کی تخفیف کی جائے۔ ناقابل ملازمین کا معاملہ ایک خاص کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے۔ نیز تنخواہوں کا فیصلہ بھی کمیشن کریگا۔

آل انڈیا ہندو مہا سبھا نے ایک اجلاس میں صدر اور سکرٹری کو اختیار دیا ہے۔ کہ ہندو حقوق کی حفاظت کے لئے ڈاکٹر مونجے کی تجویز کے مطابق ایک لاکھ والنٹیر بھرتی کرنے کی تحریک

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی